نوحہ

نیند آتی نہیں بابا نیند آتی نہیں بابا
اِک بچی ہے نوحہ گر نیند آتی نہیں بابا

ہے بند درِ زنداں سہی ہوئی بیٹھی ہوں
آواز تمہیں دے کر روتی ہوں تڑپتی ہوں
لے جاؤ مجھے آکر نیند آتی نہیں بابا

اس وقت یہ عالم ہے غربت کا یہ منظر ہے
اب خاک کا تکیہ ہے اور خاک کا بستر ہے
روتی ہوں کھڑی در پر نیند آتی نہیں بابا

آ جانِ پدر آ جا یہ کہہ کے بلاتے تھے
خود آپ مجھے اپنے سینے پہ سلاتے تھے
مجھے خاک کے بستر پر نیند آتی نہیں بابا

زندان کو راتوں نے اس طرح سے گھیرا ہے
ہے موت کی خاموشی تاریک اندھیرا ہے
اِک قبر کا ہے منظر نیند آتی نہیں بابا

پھوٹے ہوئے چھالوں میں اِک آگ سی لگتی ہے
ظالم کے طمانچوں سے رخسار بھی زخمی ہیں
تھک جاتی ہوں رو رو کر نیند آتی نہیں بابا

کچھ دیر کو بند آنکھیں ہونے بھی نہیں دیتا 369
ڈر شمر ستمگر کا اب سونے نہیں دیتا
اُٹھ جاتی ہوں گھبرا کر نیند آتی نہیں بابا

بے پردہ تو سونا بھی لگتا ہے سزا مجھ کو
میں آپ کی بیٹی ہوں آتی ہے حیا مجھکو
دلوا دو مجھے چادر نیند آتی نہیں بابا

اِک روز اُسے گوہرؔ اس طرح سے نیند آئی
وہ سوئی تو یوں سوئی پھر اُٹھنے نہیں پائی
جو کہتی تھی رو رو کر نیند آتی نہیں بابا